اسلام کی خوبیاں

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب بریلوائی پرتابگڈھی متعلم رحمانیہ)

ان الدین عند اللہ الاسلام

کسی مذہب کا حُسن و قبح اس کی تعلیمات کے ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آج اگر ہم اسلام کی بیش بہا تعلیمات اور اس کے زرین اصول کو بغور و فکر دیکھیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح منکشف ہو جائے گی کہ اسلامی تعلیم تمام مذاہب پر فوقیت رکھتی ہے۔ دیگر ادیان نے عقل کو دائرہ دین سے خارج تصور کیا ہے لیکن مذہب اسلام نے اسی پر زور دیا ہے کہ بغیر غور و فکر کے کوئی حکم مت تسلیم کرو چنانچہ ارشاد ہے ۔ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا۔ سب سے پہلے اسلام نے توحید کی دعوت دی ارشاد ہے الٰھکم الہ واحد دوسری جگہ فرماتا ہے ھو الذی لا الہ الا ھو ایک جگہ اور فرماتا ہے۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد الخ یہ تو مذہب اسلام کا دعوی تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ بڑے زوروں کی دلیل دیتا ہے چنانچہ ارشاد ہے لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ افی اللہ شك فاطر السموت والارض۔ اسی لئے جگہ جگہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کا سر سوائے آستان خداوندی کے کسی دوسرے کے سامنے خم نہ ہو۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بی شیئا آنحضور فرماتے ہیں۔ لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وان حرقت۔ مذہب اسلام میں جہاں اور بہت سی خوبیاں ہیں وہاں اس کی خوبی ہمہ گیر اور عالمگیر مذہب ہے فرمایا تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا۔ یہ کسی قوم اور فرقہ کے ساتھ مختص نہیں ہے بخلاف دیگر مذاہب کے وہ صرف ایک طبقہ کے ساتھ مخصوص ہے عیسائیت کے پرچم کے نیچے صرف اسرائیلی بھیڑیں آ سکتی ہیں۔ روم کے جھنڈے کے نیچے صرف چند پجاری جمع ہو سکتے ہیں لیکن اسلام کا دامن کشادہ ہے۔ اسکی تعلیمات نے کہیں یورپ کو شرمندۂ احسان کیا کہیں افریقہ کے صحرانشین قوموں کو مہذب اور متمدن بنایا کہیں ہندوستان کے پرستاران اصنام اس کے مرہون منت ہیں جہاں اس میں ہمہ گیری ہے وہاں اس میں مساوات کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ جس مذہب میں مساوات کو خاص وقعت حاصل ہو حقیقت میں اس سے تعدی کرنے کیلئے کوئی دین تیار نہیں ہو سکتا کیونکہ عاجزی وانکساری تواضع و مدارت سے ایک شخص دوسرے کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے اور نخوت و غرور سے ایک دوسرے کے خون کا پیاسا رہتا ہے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ یہاں چھوت چھات کا جھگڑا ہے اور نہ امارت و غربت میں امتیاز تو صرف مساوات کی تعلیم دی گئی اور بہ بانگ دہل اعلان کیا گیا۔

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ یعنی بنی نوع انسان برابر ہیں فوقیت اسی کو ہے جسکا دل جلوۂ خداوندی سے معمور ہو ان اکرمکم عنداللہ اتقکم۔ اس پیکر صداقت نے اپنے آخری پیغام میں کہا تھا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی۔ دنیا ے دنی میں جسقدر مذاہب موجود ہیں ان میں عورتوں کو جو حقوق دئے گئے ہیں ان میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ یورپ جسکو تہذیب اور تمدن کا مخزن کہا جاتا ہے۔ عورتوں کو اسقدر آزادی دیکر ان کے نسوانی شرم و حیا کو کافور کر دیا انہیں برہنگی و عریانی کا خوگر بنا دیا اور برادران وطن ہنود نے بیواؤں کے متعلق جو اسکیم پیش کی اس کا نتیجہ آئے دن اخباری کالم میں ہمیشہ سیاہ نظر آتا ہے اس سے پہلے وہ اقوام جنہیں اپنے متمدن ہونیکا زعم تھا۔ انہوں نے حقوق نسواں کی قطعاً حفاظت نہ کی بلکہ عورتوں کی خرید و فروخت کرتے تھے عورت دوسروں کے میراث میں بطور حصہ تقسیم ہو جاتی تھی۔ اسلام نے مساوات کے اصول کی بنا پر عورتوں کو بھی حقوق دئے اور اس کو قعر غلامیت سے نکال کر اوج حریت پر پہنچا دیا فرمایا ولھن مثل الذی علیھن با لمعروف ایک اور مقام پر ارشاد ہے وعاشروھن با لمعروف ایک جگہ پر اور فرماتا ہے ھن لباس لکم انتم لباس لھن۔ سردار دوجہاں نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا۔ واتقوا اللہ فی النسا فانکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ الخ اسلام ان سبکو رشتۂ اخوۃ میں منسلک ہونے کیلئے فرمایا انما المومنون اخوۃ مذہب اسلام نے اتحاد و اتفاق کا سبق پڑھایا چنانچہ اسلام کے قبل ... جہاں لوگوں کی اخلاقی حالت بری تھی وہاں ان کے قلوب میں نفاق نے اچھی طرح جگہ پکڑ لیا تھا یہی وجہ تھی کہ ایک قبیلہ دوسرے سے برسر پیکار نظر آتا تھا معمولی باتوں پر جھگڑ پڑتے تھے لیکن اسلام نے آتے ہی کہا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ ان کنتم اعداًء فالف بین قلوبکم الخ تمام بکھرے ہوئے شیرازوں کو ایک جگہ مجتمع کر دیا اسی کا نتیجہ تھا کہ قیصر و کسری کے دربار میں بیباکانہ گھس جاتے ہیں اور ان کے اندر اسقدر جذبۂ ایمانی سرایت کر جاتا ہے کہ ان کے اوپر مصائب و آلام کے بادل ٹوٹ پڑے مگر ان کے پائے استقامت کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔

اسلام کے اصل اصول پانچ احکام ہیں کلمہ توحید من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔ نماز ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ روزہ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ الصوم جنۃ۔ حج وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ زکوٰۃ توخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم۔ پانچوں ارکین [illegible] مواعظ سے پر اور برکات و معارف سے مملوء ہیں تزکیۂ معدہ کی طرف بھی رہنمائی کرتے ہیں اور تزکیۂ نفس بھی کرتے ہیں۔ مذہب اسلام ایسا خدائی مذہب ہے کہ جس طرح اپنے ماننے والوں کو دینی ترقی کی طرف رغبت دلاتا ہے اسی طرح دنیاوی امور میں بھی عروج کا سبق پڑھاتا ہے۔

پیغمبر اسلام نے اپنی زندگی کو نمونہ عمل بنا کر پیش کیا چنانچہ ان کی مقدس حیات ہی میں ہمیں تجارت کے گراں قدر تجارب ہیں آپ نے اپنی آغاز شباب میں شام کی طرف دو دفعہ تجارتی سفر کئے تھے۔ قرآن و حدیث کے زریں اصول تجارت کے مسائل سے لبریز ہیں سورہ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔

سردار دو جہاں فرماتے ہیں لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام نے جبر و اکراہ سے منع فرمایا اور صاف لفظوں میں کہدیا لا اکراہ فی الدین ان تمام تعلیمات کا مخزن اور ان سب کا منبع اور چشمہ قرآن مجید فرقان حمید ہے جسکے متعلق ارشاد ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا دوسری جگہ فرماتا ہے۔ لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ قرآن ہی وہ کتاب ہے جسکی ایک ایک آیت فصاحت و بلاغت سے پر ہے اس کا طرز بیان پر شوکت اسکا اسلوب تخاطب پر عظمت اپنے اندر ایسی جاذبیت اور کشش لئے ہوئے ہے کہ جس نے بگوش دل سے سن لیا محو حیرت ہو گیا اور اس کو بغیر دائرہ اسلامی میں داخل ہوئے چارہ نہ ہوا چنانچہ حضرت عمر فاروق کو دیکھ آنحضور کو قتل کرنے کے ارادہ سے اٹھتے ہیں لیکن جس وقت کلام مجید کی صدا ان کے کان میں پہونچتی ہے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں آج ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے لیکن جس طرح عرب کے ایک کملی پوش پر نازل ہوا تھا ٹھیک اسی طرح اب بھی موجود ہے اور ایک حرف میں بھی کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوا آج تک کسی کی ہمت نہ پڑی کہ اس کے مقابل میں اپنی صدا کو بلند کرے دیگر کتب آسمانی کو ملاحظہ کیجئے ان کی زبان تک کا پتہ نہیں کیوں نہ ہو خداوند قدوس خود فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اگرچہ اوائل زمانہ میں لوگوں نے اس کو سحر سے تعبیر کیا لیکن اس نے دعویٰ کیا تھا اعلان کیا قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ وہ عرب جن کو اپنی خطابت پر ناز تھا شعر گوئی پر فخر تھا اپنی آتش بیانیوں سے مردہ دل قالب میں روح پھونک دیا کرتے تھے ان کے اشاروں پر خون کی ندیاں بہہ اٹھتی تھیں سب کے سب اسکے سامنے پست ہو گئے۔ ان مذکورہ بالا تعلیمات کا دوسرا مخزن اسوۂ رسول ہے وہ گرانمایہ موتی ہے جسکے بارے میں فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ آپ نے اپنی امت کیلئے مصائب برداشت کئے لیکن اف تک نہ کیا حلم بردباری کو ہاتھ سے نہ چھوڑنے دیا چنانچہ ارشاد ہے۔ ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک آپ ہی کے اخلاق حسنہ کا نمونہ بن کر صحابہ کرام نے تربیت گاہ نبوی سے نفع اٹھا کے ذرہ بن کر اٹھے اور آفتاب بن کر چمکے کسی نے ان کا ساتھ دیا جاہ و حشم ان کے لونڈی غلام بنے خوبیوں کی بنا پر اسلام نے کہا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی تمام دنیا سے اعظم ترین ہستی ہے اسلام کی سب سے بڑی خوبی ہے

لا یمکن الثناء کما کان حقہ ✣ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر